2 P
2635
Ardu
Microfilm

राष्ट्रीय अभिलेखागार पुस्तकालय
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
भारत सरकार
Government of India
नई दिल्ली
New Delhi

1608/10/71

आह्वानांक Call No. ______
अवाप्ति सं० Acc. No. 2635

MGIPF—412 NAL/79

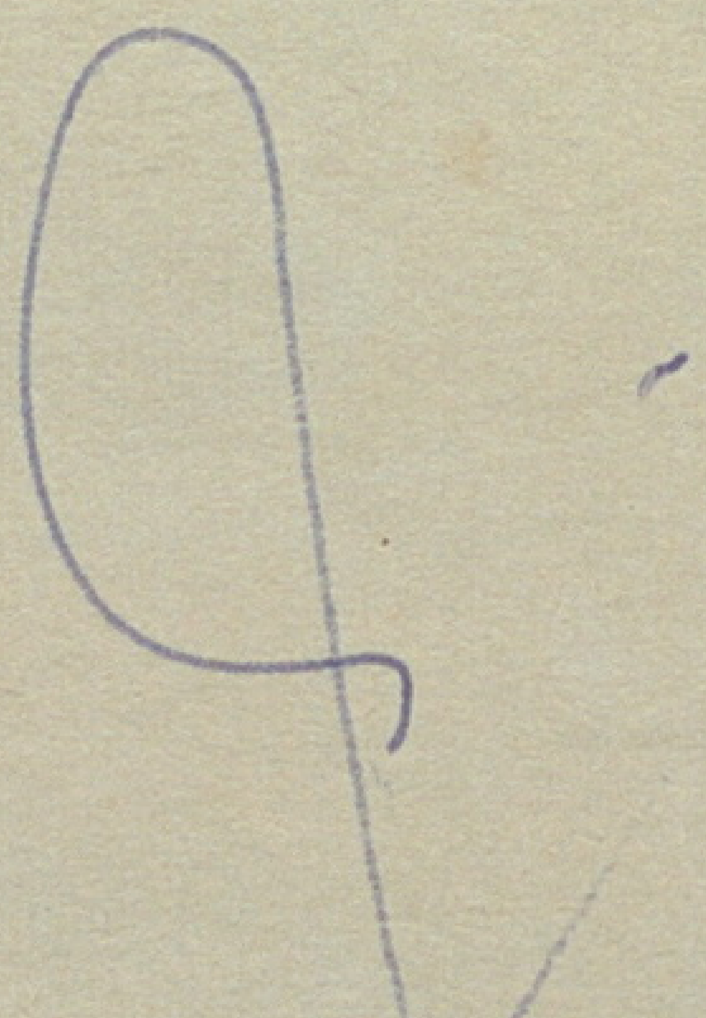

انگریزوں کی بولتی بند

پرکاشک :- بابو رام دویدی پوسٹ جیت پور کلاں ضلع آگرہ

سول ایجنٹ - بھارت بک ایجنسی نئی سڑک دہلی

891.93
DW 96 A
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2635
25.2.72
GOVT. OF INDIA

انگریزوں کی اس طور کرو لوٹی کو بند

ایشور کے سوائے مت ڈرو کسی کے کوپ سے
مارے اگر کوئی تمہیں کوئی بندوق توپ سے
آتما امر ہے مرتا کبھی نہیں
گیتا میں کرشن نے ارجن سے یہی کہا
گاندھی بھی یہی کہتے ہیں سب کو ملے آنند
یورپ کی پھر تو یوں لوٹی ہو بند (۱)

بند کر دو دینا جو تم یہ ڈالیاں
خوشیاں مناؤ گھر میں بجاؤ تالیاں
آنکھیں دکھائیں جو تمہیں اور دیویں گالیاں
گر ایسا کریں تو سمجھو سوراجیہ پا لیاں
گاندھی کی بات مان کر ہو جاؤ عقلمند
یورپ کی پھر تو یوں لوٹی ہو بند (۲)

آپس میں مل باتیں کریں پریم رس بھری
گھر گھر میں پھر تو ہووے گی لکشمی بڑی

ہرناکش کے سامنے جب جاویں گے نرہری
لو پچھتا کر کے دل میں یوں کہیں ہائے غلطی کیوں کری
گاندھی کہیں چھوڑ دو انگریزی کھانا قند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۳)
انگریزی چیزوں کو جو ہم ایکدم سے چھوڑ دیں
اور کھدّر کے ساتھ ایکدم سے ناتہ جوڑ دیں
پھوٹ راکشسی کے اگر سر کو پھوڑ دیں
آجائے نانی یاد پھر تو ہاتھ جوڑ دیں
شوکت، محمد، لاجپت وہ صاف چھوڑ دیں
ویدک دہرم کے ساتھ پھر یہ ناتہ جوڑ دیں
بات ہے سچی کرو۔ آواز کو بُلند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۴)
آئے ہیں جب سے یوروپین ہندوستان میں
بڑھتا گیا ہے خرچ سب کے مکان میں
سب ہو گئے دُکھی اس جنت نشان میں
اب تو ماردی ہے پھونک گاندھی نے کان میں
جاگو اُٹھو سپوت بھارت کے فرزند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۵)
ہو رہا ہے دم ہمارا دیکھ لو اب ناک میں

چاندی بنی یورپ کی ہمارے نفاق میں
بیٹھا دیا ہے دہلی کو بند رہویں طاق میں
لگ گئی تھی آگ سارے اتفاق میں
گاندھی نے کہا سب ایک ہیں بھارت کے فرزند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۶)

یورپ کو دیکھو کیسے مالا مال کر دیا
ہمارا تو ایک ایک ہی گھر کنگال کر دیا
انگلینڈ کو تو خاص کر ہی لال کر دیا
سارے ہی بھارت ورش کو پامال کر دیا
سمے پر دیکھو یہ ڈالے ہیں پھند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۷)

اے رائے بہادرو کرو سچی بہادری
اہل وطن کی اپنے نہ کرو نرادری
لاشوں کو تمہاری نہ اٹھائیں گے یورپ کے پادری
آخر کو کام آئے گی اپنی بہادری
گاندھی کو ایسے جان لو تاروں میں جیسے چاند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۸)

گاندھی نے ہے انڈیا سارا جگا دیا
یورپ کے عیش آرام کو فوراً بھگا دیا

ترقی کی راہ پر ہے سب کو لگا دیا
اندھیرے میں پڑے ہوؤں کو دکھا دیا
آگے بڑھو بھارتیو ہو کر کے کمر بند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی بند (۹)
بھرتے ہیں کام کو خود بنائے ہوئے دام
دیا پھینک عقل کو جھک کر ہیں سلام
آنریری مجسٹریٹ کہتے ہیں ان کا نام
کیوں نہ کہا جائے ان کو انگریزوں کا غلام
گاندھی کہے مت بنو تم ایسے مت مند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۱۰)
لگ رہی ہے ہزاروں میل پر چرخہ کی مار اب
گاندھی سب کا گئے لے جا چرخہ کی نار جب
ہو گیا ہے یورپ سارا بیقرار اب
تو یہ کریں گے بیٹھکر گھر گھر میں اپنے سب
پیروں میں سر جھکائیں گے یہ آ کے ہر چند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۱۱)
ودیشی بستر چھوڑ دیں جو پہنا سہی
یورپ کی چیز کو جو چھوئیں بھی نہ کبھی
ہوویں گے سارے سیدھے یہ یوروپین تبھی

ودیشی کپڑا کبھی نہ لیں گے کرو پر تگیا ابھی
بن جاؤ اب تو سارے مہاتما گاندھی کے مانند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۱۲)
آتا جو کئی کروڑ کا ولایت سے مال ہے
ہمارے ہی سر پر ولایت نہال ہے
گھر میں ہمارے اب رہا آٹا نہ دال ہے
پھر بھی نہ سمجھتے ہم کیسا کمال ہے
بھارت میں جائے پرنس یہ بھی مثال ہے
کہ سارے ہندوستان میں اکدم ہڑتال ہے
نہ پوچھا اُنھوں نے بھی یہ کیوں کاروبار بند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۱۳)
اے یوروپین بھائیوں ہم کہتے ہیں آپ سے
راجا پرجا میں سکھ ہو آپس کے ملاپ سے
ہم اور تم دکھی ہیں ڈائیر کے پاپ سے
بیٹوں کو جدا کر دیا ہے جس نے باپ سے
یہ حرکت ہم اُس کی کرتے ہیں ناپسند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۱۵)
دُور رہو اب تو سارے فریب و مکر سے
ورنہ دکھ پاؤ گے چرخے کے چکر سے

ہم کہتے نہیں ہیں آپ کی یہ بات فخر سے
نہیں بنے گا کام کچھ اب دھکڑ پکڑ سے
چاہتے ہیں ہم آپ کو بنانا بھائی بند
یورپ کی پھر تو یوں بولتی ہو بند (۱۲)

غزل

ایک ادبھت شکتی جاگ اٹھی بھارت کی لاج بچانے کو
نہرو سے یودھا چمک اٹھے دشٹوں کا مان گھٹانے کو
اب سمے نہیں ہے سونے کا۔ آلس ہیں آیو کھونے کا
بھارت واسی اب جاگ اٹھو چوروں سے مال بچانے کو
کچھ ان ویروں کا دھیان بھی ہے بلدان کری جن جان بھی ہے
اٹھو ویرو ان کے ساتھ چلو جو چل دیے جیل بسانے کو
شریمان نویدن ہے اتنی کرو کوشش ہو سکتی جتنی کو
شری گاندھی نے اوتار لیا آزادی واپس لانے کو

نہیں رکھنی نہیں رکھنی سرکار ظالم نہیں رکھنی

آئی تھی بیوپار کرنے کو۔ بنی گلے کا ہار۔ ظالم نہیں رکھنی (۱)
جلیانوالے باغ کے اندر۔ بے دوشوں پر گولی چلا کر
مارے گئے ہزاراں ظالم نہیں رکھنی۔ (۲)

اِس کی لوٹ سے بچا نہ کوئی - بڑھئی چمار لوہار -
ظالم نہیں رکھنی (۳)
غریب کسان لگان لگا کر - بھوک سے دیئے ہیں مار -
ظالم نہیں رکھنی (۴)
اندر جی کو پنجرہ پایا - اسپتہ ولی کو جیل بھجایا - ایسی ہے بدکار - ظالم نہیں رکھنی (۵)
مسلمانوں کا مکہ کھویا - سکھوں کا دربار -
ظالم نہیں رکھنی (۶)
گاندھی جی کو جیل بھجایا - جواہر لال کو قید کرایا -
ایسی ہے مکار - ظالم نہیں رکھنی - (۷)
پشاور میں گولی چلا کر - بھونے کئی ہزار -
ظالم نہیں رکھنی - (۸)

ودیشی سرکار نہیں رکھنی

ٹیک - نہیں رکھنی نہیں رکھنی سرکار ودیشی نہیں رکھنی
جلیان والے باغ میں جا کر - دروازوں پر مشین لگا کر - مارے
کئی ہزار - بھائیو نہیں رکھنی سرکار ودیشی
اخباروں کو بند کرا کر سبھا شرندر سے لوبس ٹپا کر - گاندھی بھی

کیے گرفتار۔ بھائیو نہیں رکھنی۔

جواہر سے یودھا ٹیوائے۔ پھر اُن کو جیل بھجوائے۔ ایسی ہے مکار
بھائیو نہیں رکھنی سرکار ودیشی

دت بھگت کو بھوکا مارا۔ جتیندر بھی سورگ سدھارا۔ سبھی کو
بھوکا دنیا مار۔ بھائیو نہیں رکھنی۔

جب جرمن کی ہوئی لڑائی۔ ہمارے بھائی دیئے مروائی۔ ایسی ہے
بدکار۔ بھائیو نہیں رکھنی سرکار ودیشی

دیکھو کیسی کری صفائی۔ گاندھی پکڑے رات میں آئی۔ نوکرشاہی
کا نہیں اعتبار۔ بھائیو نہیں رکھنی سرکار ودیشی

اندرجی کو پنجرے پایا۔ ستیہ وتی کو جیل بھجایا۔ ایسی ہے مکار۔
بھائیو نہیں رکھنی سرکار ودیشی

نمک قانون کو جب توڑوایا۔ شنکر لال کو قید کروایا۔ رتن جی
بھی کیے گرفتار۔ بھائیو نہیں رکھنی

آئی تھی بیوپار کرن کو۔ جہانگیر کی شرن رہن کو۔ بنی گلے کا ہار۔
بھائیو نہیں رکھنی سرکار ودیشی

اس کی لوٹ سے بچا نہ کوئی۔ بڑھئی، چمار، لوہار۔ بھائیو نہیں
رکھنی سرکار ودیشی۔

غریب کسان لگان لگاکر۔ بھوک سے دیئے ہیں مار۔ بھائیو
نہیں رکھنی سرکار ودیشی

گاندھی کے اب ہو سپاہی - کرو دیش اُدّھار - بھائیو نہیں رکھنی
سرکار ودیشی نہیں رکھنی

چھوڑ دے

بیگناہوں کو اے ظالم اب ستانا چھوڑ دے
ہو گیا ہوں تنگ اب تو جی جلانا چھوڑ دے
پھول چُن کر باغ کے ویراں کیا تو نے اُسے
باغباں ہے آگیا اب پھول چُننا چھوڑ دے
جو خیر اپنی چاہتا ہے ٹھیک ہو جا جلد سے
ہے یہ میری بانگا اپنی بنانا چھوڑ دے
چھینتے ہیں وستو تیری ہم نہیں تجھ سے کبھی
لے رہے ہیں چیز اپنی بھول، جھگڑانا چھوڑ دے
ہو مبارک تجھکو تیری - اپنا لے کر تو رہے
آنند کرنے دے ہمیں اب ظلم کرنا چھوڑ دے
انت میں کہنا ہے میرا - بن نہ پاگل ہوش سے
چھوڑ دے لالچ چلا جا - پل گنوانا چھوڑ دے

غصّہ کم ہونے پہ آیا ہی نہیں جلاد کا

شور ہے چاروں طرف قاتل تیری فریاد کا
بج رہا ہے دہر میں ڈنکا تیری بیداد کا

بال و پر نوچے ہیں بلبل کے مروڑی چونچ ہے
اُس پہ یہ تاکید شکوہ ہو نہ کچھ بیداد کا

بیکسوں پر ظلم کرنے والے سنئے غور سے
مٹ چکا ہے دہر سے نام و نشاں شداد کا

رنج و غم ہوتے ہوئے اُٹھی ہے ہونٹوں پر ہنسی
طوطی و بلبل سے ڈرنا دیکھ کر صیاد کا

فصل گل میں باغ سے بلبل کو خارج کر دیا
کچھ اثر نکلا نہ اُس کے نالہ و فریاد کا

اُڑ رہی ہیں گردنیں اور گر رہا ہے خوں میں خوں
غصہ کم ہونے پہ آیا ہی نہیں جلاد کا

ہے تمنا میری پیدا ہوں میں مرنے کے لئے
طالب حق ہوں مجھے شکوہ نہیں جلاد کا

پیرا رکھنا

الٰہی آبرو رکھیو وطن کے جاں نثاروں کی
تیری قدرت میں ہے عزت الٰہی دلفگاروں کی

تو ہی آقا ہے ملت کا تو ہی حامی ہے مذہب کا
تیرے قبضہ میں ہے عزت الٰہی تن نثاروں کی

تو ہے عامل حقیقت کا تو ہے واقف اذیت کا
تیرے ہے راز میں حکمت الٰہی سر نثاروں کی

ستم پر ستم ہوں پہم و لے ہرگز نہیں ہے غم
عجب ہے زوروں میں ہمت الہٰی جی نثاروں کی

اُٹھیں گی لہریں سختی کی مگر دل ہے دلیرانہ
نہیں پستی میں ہے طاقت الہٰی جی فگاروں کی

خدایا جانتا ہے تو جو حالت ہر وقت کی ہے
تیری نظروں میں ہے کلفت ستم کے زخم خوارونکی

تیار ہیں

تیار ہیں ہم جیل میں چکی چلانے کے لئے
کٹ بدھ ہیں ہم مونجھ کی رسّی بنانیکے لئے
منظور شر جی کو ٹنا کولھو چلانا ہے ہمیں
تیار ہیں ہم ادھ بھنا دانہ چبانیکے لئے
کمبل بچھونا اوڑھنے میں کشٹ ہی ہے کیا ہمیں
تیار ہیں ہم بھومی کو بستر بنانے کے لئے
جانگھیا کُرتے کپڑے میں شرم ہے کچھ بھی نہیں
تیار ہیں ننگے بدن جیون بتانے کے لئے
نج دھرم پالن کے لئے ڈر توپ گولوں کا کہاں
تیار ہیں آنند پوروک مرتیو پانے کے لئے
جب تک نہیں سوادھین بھارت سرگ میں بھی سکھ نہیں
تیار ہیں ہم نرک کا بھی کشٹ پانے کے لئے

ارمان رہ نہ جائے

چن چن کے پھول لیلو ارمان رہ نہ جائے
یہ ہند کا بغیچہ گلدان رہ نہ جائے
یہ وہ چمن نہیں ہے لینے سے ہوئے اُوجڑ
اُلفت کا عبس ہیں کچھ بھی احسان رہ نہ جائے
کر دو زبان بندی جیلوں میں جا ہے بھیجو
مادر پہ ہوتا کوئی قربان رہ نہ جائے
کچھ اور فریب سے تم بھارت کا مال لُوٹو
اس کے گذر کا کوئی سامان رہ نہ جائے
مارو مشین گن سے یا بولو مارشلا
عیسیٰ مسیح کی بھی کچھ آہ، رہ نہ جائے

ہمارا اُدیش

کریں گے ملک کی سیوا یہی دل میں سمائی ہے
بھلائی دیش کی ہی میں ہماری بھی بھلائی ہے
یتن سے دیش کی اُنتی کریں گے بھائی سب ملکر
فتح ہو گی ہمیں اس میں یہی دنیا دکھائی ہے
مسلماں، آریہ، جینی، پارسی، بُدھ، سکھ، عیسائی
ہوا جو ہند میں پیدا ہمارا دیش بھائی ہے
وطن ہے ہند ہم سب کا بھلا اس کا ہی چاہیں گے

سبھی نے مُلکی خدمت کے لئے یہ دیہہ پائی ہے
محبت یہ نہ ٹوٹے گی نہ ہم سے پھوٹ چھوٹے گی
دکھا دیں گے یہ دُنیا کو نہ ہم میں اب جدائی ہے
ہمارا دھرم نرمل ہے ہمارا لکش ہے نشچل
سودیشی دیش ہت ورت کی لگن ہم نے لگائی ہے
کریں گے پراپت اپنے ستنتر بگھنوں سے نہ بچلیں گے
یگوں کے بعد پھر سوادھینتا ملنے کو آئی ہے
گہینگے استر ستیاگرہ کرنگشتہ نشانے کو
سچائی ہے جہاں ایشور وہاں ہوتا سہائی ہے

جی حضور اشٹک

اس پیٹ کی خاطر دھرم کو دی تلانجلی
بھائیوں کے خون کے لئے پیاسو ضرور ہوں
مٹنگ سوراجیہ میں کبھی جاتا نہیں ہوں میں
صاحب کی چاپلوسی میں آگے ضرور ہوں
چندہ نہ کوڑی میں دوں نج دیش کے لئے
پر دیسیوں سے رشوت لینا ضرور ہوں
گھر میں اُچھلتے چوہوں سے بھی میں ڈرتا ہوں
تو بھی میں اک بہادری رکھتا ضرور ہوں
ہو جائے سارا دیش مرے جی حضور اشٹک

پر غروں گے دکھ میں شامل ضرور ہوں

گاندھی کے چیلے مجھکو سمجھتے ہیں جی حضور

بیشک میں جی حضور ہوں موٹر چڑھوں ضرور

سچ ہو و جھوٹ میں وہاں کہتا ہوں جی حضور

اس ہی لئے سب لوگوں میں میں جی حضور ہوں

بلکہ صاحب کے کتے سے پیچھے پیچھے پھروں

اور وقت پڑے کتے کو بھی جھاڑوں ضرور ہوں

کب تلک

نوجوانوں ہند کے سوتے رہو گے کب تلک

زندگی آلس میں کھوتے رہو گے کب تلک

چھڑ رہا سنگرام ہے تم بھی دکھاؤ ویرتا

دیر ہو نا رہی سدیش رو تے رہو گے کبتلک

جیل میں بنتا ہیں جا تم پڑے ہو عیش میں

بدنام جگ میں ہو چکے ہوتے رہو گے کب تلک

ویرو اٹھو جاگو بڑھو رن میں لڑو ارجن سپوت

مرکر امر ہو یہ ورنہ بیٹھے رہو گے کب تلک

دشمنوں کو مار دو نہیں بس ویر کے بل تم مرو

پاگل بنو تم بھی اٹھو لیٹے رہو گے کب تلک

پیشاور کے شہیدوں کا سندیشہ

ظالم ہمارے اوپر گولی چلا رہے ہیں
ہم تو شہید ہو کر جنت کو جا رہے ہیں

پر یاد رکھنا تم بھی ظالم یہ رہ نہ جائیں
کچھ دن میں ہم بھی واپس اب پھر آ رہے ہیں

دیکھو ہمارا حق ہے ہم ہند کے ہیں مالک
اس ہند کے لئے ہم یہ سر چڑھا رہے ہیں

لعنت ہے یار اُن کو جو ہیں غلام اِن کے
کہنے سے دشمنوں کے چھریاں چلا رہے ہیں

اے بھائیو پولیس کے اے بھائی فوج والو
ہم تو تمہارے حق میں انصاف چاہ رہے ہیں

یہ دھرم ہے تمہارا تم چھوڑ دو غلامی
ہم آپ کی وجہ سے خوں میں نہا رہے ہیں

یہ آرزو ہماری تم مرمٹو ابھی پر ہو
آزاد ہو کے ٹھنا لو ہم تو جا رہے ہیں

ہمارے یہاں سے ہر قسم کی پستکیں ملتی ہیں۔ سولہ ۱۶ صفحے کے ٹریکٹ ۱۲ روپیہ ہزار اور ۸ صفحہ کے ٹریکٹ ۶ روپیہ ہزار ہیں

بھارت بک ایجنسی نئی سڑک دہلی